خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

ای میگزین

# پیامِ حیاء

شمارہ نمبر 32

ربیع الثانی 1445ھ NOVEMBER 2023

PAYAM-E-HAYA

# طوفان الاقصیٰ

پہلا ایڈیشن

## پیام حیا میگزین کے لیے تحریر کیسے بھیجیں؟

ان پیج فائل / ورڈ فائل بھیجیں۔

پی ڈی ایف بھیجیں۔

وٹس ایپ پر بھیجیں

## پیامِ حیاء کے لیے تحریر کہاں بھیجیں؟

ای میل ایڈریس پر بھیجیں۔ payamehaya@darsequran.com

واٹس ایپ نمبر پر میسج کریں۔ +92 313 2127970

آپ کہانی، مضمون لکھ سکتے ہیں۔ مستقل سلسلے جیسے حمد و نعت، اقوال زریں، معلومات عامہ، نظم، صحت، بیوٹی ٹپس، ٹیکنالوجی اور اپنی رائے کے لیے بھی تحریریں ارسال کر سکتے ہیں۔

اپنا اور شہر کا نام ضرور واضح کریں۔

# فہرست


| مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| قرآن وحدیث | 4 |
| نظم (ہدہد آلہ آبادی) | 5 |
| تعزیت | 6 |
| امدادِ فلسطین | 7 |
| القدس ہمارا ہے (مولانا اسماعیل ریحان صاحب) | 8 |
| مسئلہ فلسطین اور عام مسلمانوں کے کرنے کے کام (مفتی تقی عثمانی صاحب) | 11 |
| قدس کی پکار (فاطمہ سعید الرحمن) | 13 |
| مسجد اقصی کا مختصر تعارف (ابو محمد) | 15 |
| درد مسلم (بنت عائشہ) | 17 |
| نوائے اقصیٰ نظم (میمونہ محمد اعظم) | 19 |
| چلئے، فلسطین چلتے ہیں (محمد طیب) | 20 |
| مصنوعاتِ بائیکاٹ | 23 |
| مظلوم کی چیخیں (عبد الباسط ذو الفقار) | 24 |
| اصل جنگ کیا ہے؟ (سلمان صدیقی) | 25 |
| بدلتے منظر (عائشہ فیض) | 27 |
| حمایت توکیجیے (یونس تحسین) | 28 |



## پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلی: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن

معاونات: سیمار ضوان۔ عمارہ فہیم

ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

Published at

www.Darsequran.com

Editorial Address:

payamehaya@darsequran.com

## القرآن

”وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تا کہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔“

(سورۃ الروم:۳۸)

## الحدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت کا ایک گروہ قیامت تک دین پر ثابت قدم اور دشمن پر غالب رہے گا، ان سے اختلاف کرنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، سوائے اس کے کہ انہیں کچھ معاشی تنگدستی کا سامنا کرنا پڑے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر یعنی قیامت قائم ہو جائے گی اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا: بیت المقدس اور اس کے گرد ونواح میں۔“

(مسند احمد حدیث ۱۲۴۹۴)

# القدس

بندوق اٹھانے کی اجازت نہیں دیتے
حق بات بتانے کی اجازت نہیں دیتے

اِس دیس کے حکام کی منشاء کو سمجھ لو
غفلت سے جگانے کی اجازت نہیں دیتے

القدس پہ رونے سے نہ روکے گا کوئی بھی
القدس میں جانے کی اجازت نہیں دیتے

باطل کی مذمت پہ بیاں شوق سے کرلو
باطل کو ڈرانے کی اجازت نہیں دیتے

میداں کی طرف دوڑ پڑیں ایسی کوئی بھی
آواز لگانے کی اجازت نہیں دیتے

عشقِ نبی کے دعوے ہیں لیکن یہ نبی کی
امت کو بچانے کی اجازت نہیں دیتے

کرکٹ پہ لڑو پَر کبھی میدانِ جنگ میں
دشمن کو ہرانے کی اجازت نہیں دیتے

ہدہد آلہ آبادی

# پیام حیاء ای میگزین

## کی پوری ٹیم کی جانب سے دنیا کی عظیم ہستی کا دار فانی سے کوچ کرنے پر اظہار تعزیت

سوشل میڈیا کے معروف پلیٹ فارم درس قرآن ڈاٹ کام کے
بانی محترم شفیق اجمل کی والدہ محترمہ اور کراچی کے لائبریری سائنس کی معروف علمی شخصیت
صدارتی تمغہ حسن کارکردگی پروفیسر ڈاکٹر انیس خورشید کی اہلیہ کے انتقال پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔
والدہ محترمہ کی ناگہانی وفات کی خبر یقیناً ایک گہرے صدمے سے کم نہیں تھی... غم کی اس گھڑی اور رنج
والم کی کیفیت میں الفاظ تعزیت کا لبادہ اوڑھنے سے قاصر ہیں

والدہ صاحبہ کی وفات ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ بہر حال ان کی دائمی جدائی ایک ناگزیر
حقیقت ہے اس کو تسلیم کرنا اور صبر کا دامن تھامے رکھنا ہی وقت کا تقاضا ہے۔

دعا ہے والدہ صاحبہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرما۔ اہل خانہ کو صبر وہمت
سے یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرما۔

اللہ تعالی امی جان کی دین کی سربلندی کے لیے کی گئی بے لوث خدمات اور تمام نیک اعمال کو
قبول فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

آمین ثم آمین!

# فلسطینی مسلمانوں

## کے لیے اپنے عطیات درج ذیل اداروں میں سے کسی اکاؤنٹ نمبر پر بھیج سکتے ہیں

### Darul Uloom Karachi

Account Imdad Mutasireen Aafat Darul Uloom

SWIFT CODE: MEZNPKKAGRD

IBAN No: PK59MEZN0099280100571167

Branch Code 9928 Account No: 0100571167

Bank: Meezan Bank

Branch: Korangi Darul Uloom Branch

Phone No. 00922135123434-6

WhatsApp No: +923142587838

### Fatih Foundation Pakistan

ACCOUNT DETAILS

Account Title Fatih Foundation

Bank Name Meezan Bank Limited

Account Number 0104-0104885574

IBAN PK44MEZN0001040104885574

Branch Gulshan-e-Iqbal, Karachi

+92 301 8483791 021-33372232

### PAK AID WELFARE TRUST

Bank: FAYSAL BANK

Swift code.: FAYSPKKA

A/C No.: 3048301900220720

IBAN: PK28 FAYS 3048301900220720

+92300-050 9840

www.pakaid.org.pk

### BAITUSSALAM

ACCOUNT TITLE

BAITUSSALAM WELFARE TRUST

BANK: MEEZAN BANK

BRANCH: DHA PHASE 4 BRANCH

BRANCH CODE: 0127

SWIFT CODE: MEZNPKKA

ACCOUNT NO.: 0127-0102494084

IBAN: PK22MEZN0001270102494084

# القدس ہمارا ہے

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

فلسطین میں درپیش حالات کے تناظر میں پوری امت مسلمہ کو متفکر و متحد ہونا چاہیے اور ایک مضبوط موقف اپنانا چاہیے۔

افسوس کی بات یہ ہے ان حالات میں بھی مسلمان مسجد اقصیٰ اور قبلہ اول کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں۔

خود اس بارے میں انہیں اپنا موقف صحیح معلوم نہیں ۔ مختلف فورمز سے اٹھائی گئی آوازوں میں تضاد محسوس ہوتا ہے۔ سمجھنے والے سمجھ نہیں پاتے۔

میں کچھ بنیادی باتیں اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) بیت المقدس پورا وہ شہر ہے جس میں مسجد اقصیٰ اور قبلہ اول ہے۔ اس پورے شہر کو بیت المقدس یا القدس کہتے ہیں۔ پورا شہر ہمارے لئے مقدس ہے۔ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانے سے یہ سرزمین مقدس ہے۔

(۲) آئین قرآنی کے مطابق القدس اسی کی میراث ہوگا جو انبیاء کے راستے پر چلے گا۔ یہود دعوی کرتے ہیں ہم ابراہیم علیہ السلام کے راہ پر چلنے والے ہیں، ہم موسیٰ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، ہم نبی اسرائیل ہیں اور ہمارے آباؤ اجداد یہاں آباد تھے۔ اس لئے یہ سرزمین ہماری ہے۔ یہ دعوی کرکے وہ عالمی طاقتوں کی مدد سے غاصبانہ طور پر یہاں قابض بھی ہوگئے۔

(۳) اس پر بھی ان کو چین نہیں آیا۔ وہاں سے مسلمان کو بے دخل کرکے، ان کی زمینوں پر قابض ہوکر، ان کی آبادیوں میں داخل ہوکر، انہیں ویران کیا۔ باقی ماندہ کو غلام بنا کر وہاں کے مالک بیٹھے ہیں۔ اہل فلسطین سے ان کا وہ سلوک ہے جو جانوروں کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا۔

(۴) فلسطین کی آزادی کے نام پر جو تحریک لگ بھگ ستر اسی سال سے چل رہی ہے، اسے نمائش کے طور پر مغربی کنارہ غزہ کی چھوٹی سے پٹی دے دی گئی ہے اور آزادی وہاں بھی نصیب نہیں۔ اسرائیل بہت بڑا ملک نہیں ہے لیکن غزہ کے مقابلہ میں دیکھیں گے تو اس سے بہت بڑھا ہے۔

غزہ کی پٹی کیا ہے؟ دس کلو میٹر چوڑائی اور بیالیس کلومیٹر لمبائی ہے۔ وہاں ۲۳ لاکھ انسان جن حالات میں گزارہ کررہے ہیں ان میں کسی بھی قوم کا رہنا مشکل ہے۔ بجلی پانی کا نظام دریا نہریں کچھ بھی اپنا نہیں ہے۔ سمندر کی جانب بھی اسرائیل کی بندرگاہ ہے اور جنگی بحری جہاز موجود ہیں۔ یوں اسرائیل غزہ کو محاصرہ میں رکھتا ہے۔ آزادانہ نقل حرکت ممکن نہیں ہے۔

(۵) غزہ میں اس وقت شدید لڑائی جاری ہے اور انسانی حقوق پامال ہورہے ہیں۔ عورتوں اور بچوں کا لحاظ کئے بغیر وہاں شدید بمباری کی جارہی ہے۔

جبکہ حماس کے مجاہدین صرف انکے فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور زمینی مقابلے میں عورتوں بچوں پر حملہ نہیں کر رہے۔ انکے فوجیوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں جیسے کہ اسلامی روایات اور تعلیم ہیں لیکن اسرائیل کسی بھی چیز کا لحاظ نہی کر رہا۔

(۶) یہ سارا معاملہ مسجد اقصیٰ کی تولیت پر شروع ہوا۔ مسجد اقصی، قبلہ اول، بیت المقدس یہ تمام کا تمام علاقہ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین کو بنایا ہے قابل احترام ہے۔اس کی وجہ انبیاء علیہم السلام کی نسبت ہے۔جن کی نسبت ان کے ساتھ ہو گی وہی اسکا حقدار ہو گا۔اگر میراث کے ذریعہ سے اولاد کو میراث مل جاتی تو پھر نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی بڑا ولی ہوتا لیکن اس نے اپنے والد کی میراث کو حاصل نہی کیا انکے علم کو حاصل نہی کیا انکی دعوت کو قبول نہیں کیا جب بیٹا ڈوب رہا تھا تو نوح علیہ السلام کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا" یا اللہ یہ بچہ میرے گھر والوں میں سے ہے اور تیرا وعدہ بھی برحق ہے۔

اللہ نے وعدہ

کیا تھا کہ تمہیں اور تمہارے اہل کو اس طوفان سے بچالوں گا تو دعا کی کہ تیرا وعدہ برحق ہے، میری اولاد کو بچالے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وہ تمہارے اہل میں سے نہیں کہ اسکے کام اچھے نہیں۔

نوح علیہ السلام کا اپنا سگا بیٹا برے طریقے پر چل کر اپنے باپ کا وارث نہیں ہو سکتا۔ یہی سنت اللہ ہے اور انسانی عقل، انسانی اخلاق اور تاریخ کے اسباق یہی بتاتے ہیں۔

یہود کہتے تھے ہم آل اسرائیل ہیں۔

قرآن کہتا ہے ابراہیمی کہلوانے کے حقدار کون ہیں؟ وہی ہیں جنھوں نے انکی اتباع کی اور اتباع کرنے والے یہ نبی کریم ﷺ ہیں انکے پیروکار ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے والے مسلمان ہیں تو جنھوں نے اسلام کا جھنڈا اٹھایا جنھوں نے کلمہ شہادت پڑھا بیت المقدس کے وارث اس زمانے میں بھی وہ تھے آج بھی وہی ہیں۔

اسرائیل نے جو ایک ناجائز ریاست کی شکل میں وجود میں آکر عالمی طاقتوں کی سرپرستی اور بعض مسلمانوں کے نفاق سے فائدہ اٹھا کر بیت المقدس پر قبضہ کیا اور اہل فلسطین کو بے گھر کیا یہ ساری کی ساری اللہ کی جانب سے ایک ڈھیل ہے۔

اللہ کی جانب سے ان کیلئے ذلت اور خواری مسلط ہے۔ اللہ نے طے کرر کھا ہے کہ قیامت تک ایسے لوگ ان پر بھیجتا رہے گا جو ان کو بدترین عذاب کا مزہ چکھاتے رہیں

گے۔

یہ وہ قوم ہے جسے اللہ نے سورہ فاتحہ میں مغضوب علیھم (جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا) کہا ہے۔

مغضوب قوم سے مسلمانوں کوامر عوب ہونے کی قطعاضرورت نہیں ہیں۔

اگر ہم اپنی جگہ پر مضبوط ہوں ہمارا ایمان قوی ہو، اللہ پر اعتماد ہو تو یہ اسرائیل دو دن کی مار ہے۔ صرف سعودیہ، شام، لبنان یہ تین چار عرب ممالک اسکو کے اصفحہ ہستی سے مٹا سکتے ہیں اگر ایمان کامل ہو۔

حماس کی اس مزاحمت نے یہود کا وہ رعب جو دنیا پر طاری تھا، ختم کر دیا ہے۔

ثابت ہو گیا ایمان کے مقابلے میں انکی طاقت کچھ نہیں۔ جیسے امریکہ کو اللہ نے افغانستان میں ذلیل وخوار کر کے دکھایا انشاء اللہ یہود کی ذلت وخواری کے دن بھی قریب آ گئے ہیں۔ مسلمان مایوس نہ ہوں مسلمان کم ہمت نہ ہوں

اللہ نے فرمادیا: "کم ہمت نہ ہونا غمگین نہ ہونا جو شہادتیں اور نقصانات اللہ کی طرف سے طے ہیں وہ ہوں گے۔

سینکڑوں لوگوں کا شہید ہونا ہمارے باعث غم ہے لیکن یہ ان کے لیے باعث سعادت ہے۔ وعدہ مومنین کے ساتھ ہے تم ہی غالب رہو گے بشرطیکہ تم سچے پکے مسلمان ہو۔

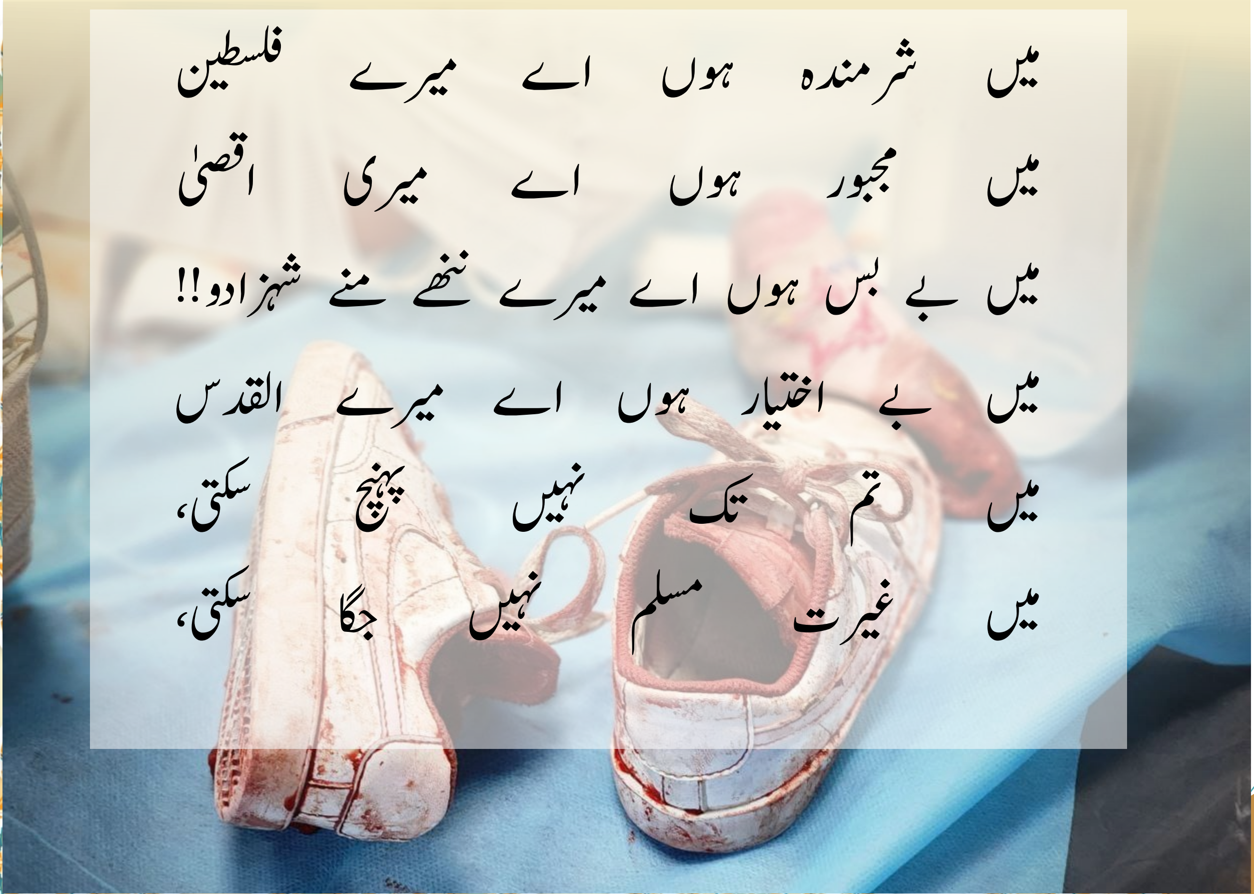

میں شرمندہ ہوں اے میرے فلسطین
میں مجبور ہوں اے میری اقصیٰ
میں بے بس ہوں اے میرے ننھے منے شہزادو!!
میں بے اختیار ہوں اے میرے القدس
میں تم تک نہیں پہنچ سکتی،
میں غیرت مسلم نہیں جگا سکتی،

# مسئلہ فلسطین اور عام مسلمانوں کے کرنے کے کام

مرتب کردہ عمارہ فہیم
مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

میرے بھائیوں ! یہ کام اصل تو ہے حکومتوں کا کہ وہ سوئی پڑی ہیں اور یہ ایسا موقع تھا کہ اگر اس موقع پر سارا عالم اسلام متحد ہو کر حماس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا تو اسرائیل کا نام و نشان مٹ سکتا تھا لیکن افسوس ہے کہ اس کی فالحال کوئی صورت نظر نہیں آرہی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کوئی صورت پیدا فرمادے آمین

لیکن عوام میں بھی یہ جذبہ تو کم از کم ہونا چاہیے کہ وہ اپنی آواز کو حکومتوں تک پہنچائیں مختلف ملکوں میں مظاہرہ ہوا، اردن میں ہوا اس میں لوگوں نے اپنے جذبات پہنچائے کہ حکومت کو اس میں حصہ لینا چاہیے ایسے ہی بہت سی جگہوں پر ہورہے لیکن یہاں سے کوئی عوامی سطح پر بھی کوئی آواز نہیں اٹھی تو عوام کو چاہیے کہ اپنے جذبات کا اظہار کرے اس کے علاوہ تمام اسلامی ملکوں میں چاہیے کہ وہ اسرائیل کی مذمت میں اور حماس کی حمایت میں اپنی آوازیں بلند کریں۔

سوال یہ ہے کہ ہمارے آپ کے کرنے کا کام کیا ہے ؟ اس سارے پس منظر میں جبکہ ساری مسلمان حکومتیں اپنا صحیح فریضہ ادا نہیں کر رہیں تو اس صورت میں ہمارے کرنے کا کام کیا ہے؟

پہلا کام تو میں نے ابھی عرض کیا کہ اپنی اپنی سطح پر آوازیں بلند کریں اور حکومتوں سے یہ مطالبہ ہو کہ آپ اس جنگ کے اندر غیر جانب دار ہو کر نہ بیٹھیں بلکہ حماس کی مکمل حمایت کریں صرف زبانی نہیں بلکہ ان کو امداد پہنچانے کا جو بھی طریقہ ممکن ہو امداد پہنچائی جائے۔

دوسری بات یہ کہ ایک مسلمان کا سب سے بڑا ہتھیار افسوس جسے ہم ہتھیار نہیں سمجھتے وہ ہے دعا۔

اللہ رب العزت مسبب الاسباب ہیں، یہ سارے اسباب جہاز، راکٹ، میزائل یہ سب ظاہری اسباب و وسائل ہیں ان میں تاثیر پیدا کرنے والا کون؟ سوائے اللہ کے کوئی نہیں۔

لہذا ایک طرف ہم اپنی آواز بلند کریں دیکھو ایک آیت کریمہ کا ترجمہ پڑھتا ہوں اسے تمام حکمرانوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم ہم سے فرما رہا ہے کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم جہاد نہیں کرتے اللہ کے راستے میں اور پسے ہوئے مسلمانوں کے راستے میں جو یہ دعائیں کر رہے ہیں کہ یا اللہ ہمیں اس بستی سے نکال دے جس کے حکمران ظالم ہیں اور ہمارا کوئی یار و مددگار پیدا کر دیں۔ وہ یہ دعائیں مانگ رہے ہیں اس بستی کے لوگ جس بستی کے اہل ظالم ہیں۔

تو یہ پوری آیت ظاہر ہو رہی ہے غزہ کے

مسلمانوں پر کہ وہ پسے ہوئے ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں یا اللہ ہمیں اس مصیبت سے نکال دیں۔

قرآن کہتا ہے کہ سے مسلمانو! تم کیوں ان کے راستے میں جہاد نہیں کرتے تم کیوں قتال نہیں کرتے؟

یہ سب تنبیہات ہیں ایک عام آدمی خود جا کر اس جہاد میں شریک نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اس کو آتا ہی نہیں اور نہ وہ جا کر سوائے ان کی مشکلات میں اضافہ کرنے کے کوئی کام نہیں کر سکتے لیکن اپنی حکومتوں کو اس پر اپنے جذبات کا اظہار کر کے مجبور کر سکتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے کہ ہماری حکومتیں وافواج اتنی بے حس ہوں کہ اس ساری کاروائی کو دیکھ کر اپنی کوئی کوشش نہ کرتے ہوں بعض اوقات کوششوں کا سامنے مظاہرہ نہیں ہو پاتا لیکن اگر عوام کی قوت ان کے پیچھے ہو تو پھر ان کو حمایت حاصل ہو جاتی ہے ایک قوت مل جاتی ہے۔

تو ایک تو آواز اٹھا کی ضرورت ہے اور دوسرے رجوع الی اللہ۔

کوئی نماز خالی نہ جائے جس میں ان کے حق میں دعا نہ کی جائے ہر مسلمان کا یہ فریضہ ہے کہ ان کے دعائیں کرے۔

بزرگوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ اس طرح سے جب مسلمانوں پر افتاد آتی تھی تو وہاں ہر آیت کریمہ کا ختم ہوتا تھا، اس میں یسین کا ختم ہوتا تھا، اللہ کی طرف رجوع ہوتا تھا مسلمان ساتھ بیٹھ کے ختم کیا کرتے تھے تو اس کا بھی اہتمام ہمیں کرنا چاہیے یہ بڑا زبردست ہتھیار ہے ۔حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الدعاء سلاح المؤمن دعا مومن کا ہتھیار ہے

اور ایسا ہتھیار ہے جس کو استعمال کر کے قرآن نے فرمایا : كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

اس کے نتیجے میں چھوٹی سی جماعت بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہے اور اس کا منظر ہم نے بہت مرتبہ تاریخ میں دیکھا ہے اس وقت اس کی تفصیل بیان کرنا مشکل ہے

لیکن یہ کس کا نتیجہ ہے؟

اللہ سے رجوع کرنے کا۔ گناہوں سے توبہ کرنا

یہ گناہوں کی شامت اعمال جو ہم پر مسلط ہوئی اس کی دعا کرنا توبہ کرنا، استغفار کرنا، اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا یہ ہمارا کام ہونا چاہیے اور یہ ہمارا صبح وشام کا وظیفہ ہونا چاہیے۔

اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

# قدس کی پکار

فاطمہ سعید الرحمن

ہم

لوگ گھر میں بند ہو کر رہ گئے دروازوں کھڑکیوں سے دور بیٹھے ہوئے ہیں مسلسل شدید اسرائیلی بمباری ہو رہی۔ چاروں طرف سے چیخنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہے سانس لینا مشکل ہو رہا ہے خوفناک منظر ہے گھروں کے قریب بمباری ہو رہی ہے مجھے لگ رہا تھا ہماری بلڈنگ محفوظ ہے لیکن کوئی جگہ محفوظ نہی صبح اعلان ہوا تو ہم اپنے دوست کے گھر شفٹ ہو گئے ادھا دن نہیں گزرا تھا کہ خطرہ کے الارم نے ہمیں دوسری جگہ شفٹ ہونے پر مجبور کیا ہمیں اپنی زندگی کا کوئی پتہ نہیں کب ہم پر راکٹ حملہ گرے اور ہم شہید ہو جائے۔

فلسطینی صحافی کا ایک کلپ میں اپنی زندگی کے مشکل ترین حالات بیان کرنا اور کہنا:

میرا پیغام مسلمان حکمرانوں کیلئے ہے کہ کیا آپ لوگوں کو بوڑھی ماں کانپتی نظر نہیں آرہی ہے؟ زخمی ماں کا اپنی گود میں بلبلاتے بچوں کو چھپاتے نظر نہیں آرہی؟ لنگڑاتے باپ بچوں کو کندھے پر اٹھاتے نظر نہیں آرہے ہیں؟ خدارا خوف کرو ہماری مدد بے شک نہ کرو قبلہ اولی بیت المقدس کی حفاظت کے لئے آجاو ہم خوش نصیب ہیں ہمیں شہادت نصیب ہو گی۔

ایسے ہی شہید فلسطینی صحافی أحمد الأشهب کی آخری ویڈیو جس کو ریکارڈ کرتے ہوئے فلسطینی صحافی بتا رہے ہیں ہمارے گھروں پر بمباری کی جا رہی ہے ہمارا پانی بند، باہر نکلنے پر پابندی بجلی بند انتہائی مشکل ترین حالات ہیں شاید یہ میری آخری وڈیو ہو آہ تھوڑی دیر بعد وہ شہید ہو جاتے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

جہاں مغضوب علیھم قوم اسرائیل نے بربریت سے معصوم شہریوں پر بمباری کرنے سے دل زخم ہوئے ہیں۔ دوسری طرف حماس کی حیران کن ویڈیوز دیکھ کر دل باغ باغ ہو رہا ہے کہ حماس نے اسرائیلی ٹینکوں پر حملے کیے ہیں جس میں درجنوں ٹینکوں کی تباہی اور اسرائیلی فوجیوں کی گرفتاری دکھائی گئی ہے۔

میں حیران ہوں کہ فلسطین کی بجلی پانی روٹی اور آزادی تو دشمن ملک اسرائیل نے بند کی ہوئی ہے ہمارے اوپر کونسا اسرائیل مسلط ہے جس نے ہمارا کھانا پینا ہماری آزادی اظہار رائے، جلسہ جلوس، اشتہار نہ لگانے دینا بند کیا ہے کرفیو لگا ہوا ہے ہم بول نہیں سکتے اگر بولتے ہیں تو سیدھے جیل میں بغیر کسی تفتیش کے ایف آئی آر فرد جرم کے لگ جائے گا۔

یہ کون اسرائیل ہے کونسا یزیدی ٹولہ ہے؟ ہم کہاں جائیں؟ کہاں فریاد کریں؟ جہاں پر ہماری فریاد سن کر حق رسی ہو انصاف ملے گا۔

دل سے آواز نکلتی ہے مایوس نہیں ہونا ہے رب

کے در دیر ہے اندھیر نہیں اللہ رب العزت فرماتے ہیں: "مایوس نہ ہو بیشک ایمان والوں کے ساتھ اللہ کی مدد ہے۔"

ہمارا ایمان مضبوط ہو ہم اپنے قلم سے کفار کا مقابلہ کریں اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اپنے فلسطین مسلمانوں کی امداد میں بااعتماد اداروں کے ذریعے ان کے لئے خشک راشن، بستر، کپڑے، خواتین کے ضروری سامان، دوائیاں اور خیمے بھیجنے میں بھرپور تعاون کریں۔

ہر فرض نماز کے بعد اور تہجد کے وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں فلسطین اور مسجد اقصیٰ کو اپنی دعاؤں میں ضرور شامل رکھیں۔ اور اپنے مجاہدین بھائی بہنوں کے لیے دل سے دعا کریں۔

✍ شمائلہ شکیل حیدرآباد

ارباب حکومت پر کیسی غفلتیں طاری
عشرت کے خوابوں کا کیوں اتنا نشہ بھاری
دبی جانوں، جلی لاشوں، مٹی معصوم کلیوں نے
للکارا، پکارا ہے، غیرت ہے کہاں تیری

# مسجد اقصیٰ کا مختصر تعارف

ابو محمد

مسجدِ اقصیٰ اور مسئلہ فلسطین، فقط اہل فلسطین کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک اسلامی مسئلہ اور اسلامی قضیہ ہے اور جب سے اس کی چابیاں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد کی گئیں تب سے دُنیا کے تمام مسلمانوں کا حق اِس سے جڑا ہوا ہے، اور یہ مسلمان ہی تھے جنھوں نے صلیبی یلغار کے وقت اپنے جان ومال کی قربانی دے کر اس کی حفاظت بھی کی اور اس کو آزاد بھی کرایا، چنانچہ ایک اسلامی اوقاف کا حصہ ہے اور مسلمانوں کے سپرد کی گئی امانت ہے۔

مسجد اقصیٰ مسلمانوں کی ہی ہے، چاہے اس پر اَغیار کا قبضہ تھوڑے وقت کے لیے رہے یا زیادہ وقت کے لیے۔ انجام کار یہ حق متقین و مسلمین کا ہی ہے، اور اگر چہ آج اس پر یہودی قابض ہے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہر حال یہ اہل اسلام اور اہل ایمان کے پاس ہی لوٹ کر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ یہ سر زمین اس امت کا حق بنائی ہے جس کے سب سے مقدس دین اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مقبول دین ہے، اور یہ امت محمد یہ ہی ہے جسے نبی آخر الزمان خاتم النبیین ﷺ کی بدولت یہ نعمت نصیب ہوئی ہے۔ رومیوں کی یلغار اور مسجد اقصیٰ کی بے حرمتیوں کے وقت یہ مسلمان ہی تھے جنھوں نے اس کے لیے اپنے جان ومال کو فدا کیا، اگر یہ یہودیوں کا حق ہے تو پھر تاریخ کے ہر مشکل دور میں یہ یہودی کہاں غائب ہو جاتے ہیں؟ اور کیوں کر ایسا ہوا کہ ہر مشکل وقت میں امت مسلمہ نے ہی اس مقدس مقام کی پہرے داری کی اور اس کے آداب وحرمات کو ملحوظ رکھا!!

## مسجد اقصیٰ کی عظمت:

روئے زمین پر مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے بعد یہ دوسری قدیم ترین مسجد ہے، جہاں آج بھی الحمد للہ پنج وقتہ نماز با جماعت کے علاوہ جمعہ، عیدین اور تراویح، تہجد، اعتکاف اور درس وتدریس کا اہتمام ہے اور مسجد نبوی کے بعد تیسرا مقدس ترین مقام ہے۔ فلسطین کی پاک سرزمین انبیا کرام کا مسکن رہا ہے، اسی وجہ سے اسے سرزمین انبیا بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے چپے چپے پر انبیا کرام علیہم السلام کے نشانات موجود ہیں۔ گزشتہ قوموں کے آثار یہاں جا بجا بکھرے ہوئے ہیں۔ اس خطے کے کھنڈرات، یہاں کی اجڑی ہوئی بستیاں، وادیاں، پہاڑ اور دریا، غرض ہر شے اپنے دامن میں ایک مکمل تاریخ چھپائے ہوئے ہے۔ اس ارض مقدس کا مشہور اور قدیم شہر بیت المقدس ہے، اس کو 'القدس' بھی کہتے ہیں۔ اس شہر القدس میں ایک تاریخی عمارت ہے جو صدیوں سے مختلف قوموں کا قبلہ چلی آتی ہے، یہ مسجد اقصیٰ اور حرم شریف کے ناموں سے بھی مشہور ہے اور مسجد صخرہ (سنہری گنبد والی مسجد) بھی ہے۔ یہ شہر دو حصوں میں منقسم ہے ایک پرانا شہر ہے، دوسرا نیا

شہر ہے۔ پرانے شہر کے چاروں طرف اونچی دیواروں کا احاطہ ہے اور اسی شہر میں تمام مقدس مقامات پائے جاتے ہیں۔

**برکت کی جگہ:۔** قرآن مجید میں تو یہ اعلان بھی ہے کہ یہاں برکت ہے سورۃ اعراف، سورۃ اسراء، سورۃ انبیاء، سورۃ سباء میں۔

اسرائیل یہاں جم کر بیٹھا ہوا ہے اور عیسائی حفاظت کر رہے ہیں، سارے کفار تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ عالم اسلام کے انتشار کا شکار ہونے کے باوجود فلسطینی آج بھی نہتے مزاحمت کر رہے ہیں اور اسرائیلی درندگی کا ڈٹ کر سامنا کر رہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں ہماری ذمے داری ہے کہ ہم معصوم و مظلوم فلسطینیوں کی کھل کر تائید کریں اور انہیں ان کا حق دلائیں، ساتھ ہی انسانیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں انہیں دوا اور غذا سمیت ہر ممکن مدد بھی فراہم کرنی چاہیے۔

صحیح مسلم میں فرمان نبوی ﷺ کا مفہوم ہے: مومن، مومن کا بھائی ہے (اور وہ) ایک جسم کی مانند ہے کہ اگر جسم کے کسی ایک حصے (عضو) کو کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا درد اس کے تمام بدن میں محسوس ہوتا ہے۔ یہ وہ میرے دینی بھائی ہیں جو دین احمد کے باغیوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ میں اپنے اللہ کے حضور ہر لمحہ ہر پل دعا گو ہوں اے اللہ میرے مجاہد بھائیوں کو فتح نصیب کرے اور ان کی غیبی مدد فرما۔ آمین

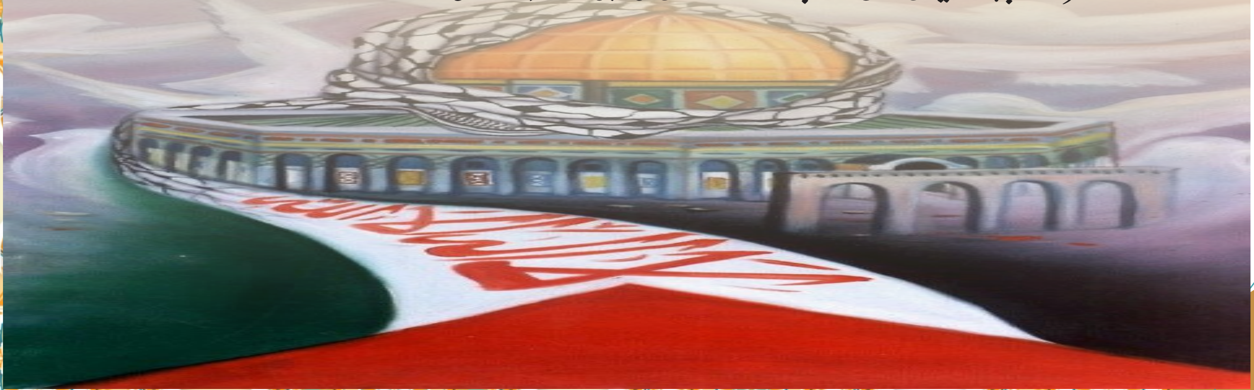

# درد مسلم

بنت عائشہ

ہر روز کی طرح آج بھی وہ ضبط نہ کر پائی جب آسمان نے سیاہ چادر اوڑھ لی اور ہر طرف سناٹا چھا گیا آمد و رفت کی آوازیں ختم ہوئیں تو اسکی امڈتی آنکھیں ٹپکنا شروع ہوئیں وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے نہ جانے کب تک اشک بہاتی رہی۔

رونا تو اسکا روزانہ کا معمول بن چکا تھا مگر دل کھول کر رونے کیلئے رات کا انتخاب اچھا تھا اس لئے وہ اذانِ مغرب کے فورا بعد اپنے کمرے کی کھڑکی کھول دیتی اور نماز پڑھ کر اسکی نگاہیں کھڑکی کے پار آسمان پر مرکوز ہوتیں جیسے اندھیرا بڑھتا اسکے آنسو نکلنے کا راستہ اختیار کرتے اور وہ تنہا مصلے پر بیٹھی دیر تک روتی رہتی اک غم تھا جو اسکو اندر ہی اندر گھائل کرتا جا رہا تھا اسی غم کے باعث وہ مسکرانا بھول چکی تھی۔

ام ایمن ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی والدین کی نورِ نظر، لختِ جگر و مرکزِ توجہ تھی مگر والد کاروبار کے سلسلے میں اکثر شہر سے باہر رہتے اور مہینے میں تین دن کیلئے اپنے شہر کا رخ کرتے جبکہ والدہ عائشہ گھریلو خاتون تھیں دن میں کام کاج کے باعث تھک جاتیں اور رات کو عشاء کے فورا بعد سونے کی روٹین تھی یعنی نماز عشاء کے فورا بعد عائشہ ہی نہیں بلکہ گھر کا ہر فرد اپنے روم کی راہ لیتا۔

ام ایمن بھی گرچہ مغرب کے بعد اپنے کمرے سے نہ نکلتی شب بخیر کہہ کر اونگھتے ہوئے باور کراتی جیسے ابھی سو جائیگی (یہی وجہ تھی انکی والدہ عائشہ خاتون بے فکر سو جاتیں) لیکن نصف رات سے زیادہ کا وقت رونے میں گذار دیتی۔

آج پانچواں دن ہے ان مظلوموں پر کھانا اور پانی بند کیا گیا ہے تمام معاشی ذرائع پر بین لگ چکا ہے معصوم قوم ظلم و ستم کا نشانہ بن چکی ہے عورتوں سمیت بچوں کو بھی نہیں بخشا جا رہا۔ نہ جانے کتنی لاشیں بے کفن دھماکوں سے ہی دفنائی گئیں۔ کتنے ننھے معصوم پھول ماؤں سے بچھڑ کر یہودی میزائلوں کا نشانہ بنے جنکی شناخت بھی ممکن نہیں۔

آہ! مسلمانوں کی جانیں اتنی بے وقعت ہیں؟

اچانک ام ایمن بڑبڑاتے بڑبڑاتے جذباتی ہو گئی اور اسکی آواز دروازے کی آڑ کو پار کر گئی۔ ہال میں امی جان پانی پینے کیلئے روم سے باہر نکلیں آواز سے گھبراہٹ کا شکار ہو گئیں تو آواز کو ام ایمن کے کمرے سے آتے ہوئے پایا وہ عجلت میں پانی پیئے بغیر اسکے کمرے کی طرف چلی آئیں۔

مجھے میرا بچہ چاہیے میں اپنے لختِ جگر کو دل و سینے سے لگا دوں! مجاہدہ ماں کے اس جملے نے جیسے دل چھلنی چھلنی کر دیا کیوں نہیں ان ماؤں کی آہیں اسرائیل کو برباد کرتیں؟

میرا سارا خاندان تباہ ہو گیا اور میں ام شہید کے لقب سے فیضیاب ہوئی اک ماں کے الفاظ جن کے ذریعے وہ خود کو خود ہی تسلی دے رہی تھی کہ شہادت کی عظمت کو

پالیا تو غم کیسا؟ میرے اللہ آپ ہی میرے قدس پر رحم فرما دیجئے! ان مظلوم ماؤں کی روداد سنیئے۔

ام ایمن سجدے میں سر رکھے فلسطین کے مظلوموں کیلئے دعا کرنے میں مگن تھی کہ اچانک دروازے پر دستک کی تیز آواز سے چونک گئی۔ آخری زوردار آواز بتا رہی تھی کہ دروازہ کافی دیر سے کھٹکھٹایا جا رہا ہے وہ آنسو پونچھتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھی۔

ام ایمن اپنے لئے نہیں ان معصوموں و مظلوموں کیلئے روتی تھی جنکا کوئی دن بموں کی آواز سنے بنا نہ گذرتا تھا جہاں بچوں کو میزائل و بموں کی آواز سے بہلایا جاتا تھا۔ جہاں مجاہد کم عمری کا بہانہ پیش کر کے جہاد سے نہ گھبراتے تھے یہ ان نڈر ماؤں اور انکی کی اولاد کیلئے روتی جن پر ظلم کے پہاڑ ڈھائے گئے جہاں کا کوئی دن جہاد کے بنانہ گذرتا جہاں اس فریضے کو اور فرائض کے ساتھ بخوبی انجام دیا جاتا۔

مگر یہ درد اسے پریشان کرتا کہ ہم مسلمان ایسے مواقع پر خاموش کیوں ہو جاتے ہیں؟ گرچہ کشمیری، افغانی، فلسطینی مسلمانوں کی حالت بچپن سے ہی اس کو بے چین کئے ہوتے تھی وہ انکے لئے اکثر فکر مند اور افسردہ رہتی تھی مگر حالیہ دردناک واقعات اور اس پر مسلم ممالک کا سکوت اسکو بالصوت رونے پر مجبور کر رہا تھا وہ ضبط کے باوجود بھی آج رک نہ پائی۔

بیٹا کیا ہوا ہے تم کیوں رو رہی تھیں؟ دروازہ کھلتے ہی عائشہ ام ایمن کی طرف لپکی اور اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر ہمدردی سے رونے کی وجہ دریافت کرنے لگی۔

وہ دعا مانگتے ہوئے ایسا ہوا۔ ام ایمن نے بات کاٹ کر سبقت کلامی سے کام لیا۔ لیکن میں نے سب کچھ سن لیا ہے بیٹا۔ تم غزہ کے حالات سے افسردہ ہو میری بچی میں بخوبی واقف ہوں یہ دردِ مسلم اللہ نے ہر مسلم کے سینے میں رکھا ہے۔ ام ایمن کے آنسو امڈ آئے اگر ایسا ہے تو پھر کیوں آخر کیوں ہمارے حکمران آواز تک اٹھانے سے ڈرتے ہیں کیوں وہ فلسطینی مظلوموں کی حمایت نہیں کر رہے جبکہ انکی پاکستانیوں سے امیدیں وابستہ ہیں؟ مجھے بتائیں وہ کیوں خاموش ہیں؟

بس بیٹا ہمارے حکمرانوں پر بزدلی مسلط کی گئی ہے وہ آواز اٹھاتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں مگر مسلمان عوام کے قلوب اسی درد سے غم زدہ ہیں خصوصا ہمارے علماء وہ ان تک امداد پہنچانے کے وسائل تلاش کرنے میں لگے ہیں

مما ایسے میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟

بیٹا رقم جتنا ہو سکے فلسطینی امداد کیلئے علماء کے کسی معتمد ادارے کے اکاؤنٹ میں جمع کروائیں۔ اس طرح

جہاد نہ سہی مگر جہاد کے متعلقات کیلئے ہماری رقم کام آسکتی ہے یا پھر کسی مظلوم بھوکے فلسطینی کا پیٹ ہی بھر دے۔ جی امی جان! آپ حق بجانب ہیں اور ہماری دعائیں بھی تو ہیں اللہ تعالیٰ ضرور ایک نہ ایک دن سنے گا اور ہمارا قدس مسلمانوں کے قبضے ہو گا ان شاء اللہ۔

جی بیٹا اب اٹھو! اس خیر کے کام میں اپنی جمع کی ہوئی رقم بھی شامل کر لیں۔ یوں ام ایمن خلوص دل کے ساتھ لفافے میں اپنے پاس موجود تمام پیسے بلکہ عیدو انعامات میں دی ہوئی رقم بھی شامل کرتے ہوئے مسکراتی ہے اور لفافے پر بڑے حروف سے لکھتی ہے۔ قدس ہمارا ہے اور ہم اسکو غاصب یہودیوں سے آزاد کروا کر رہیں گے ان شاء اللہ

# نوائے اقصیٰ

میمونہ محمد عظیم گھوٹکی (سندھ)

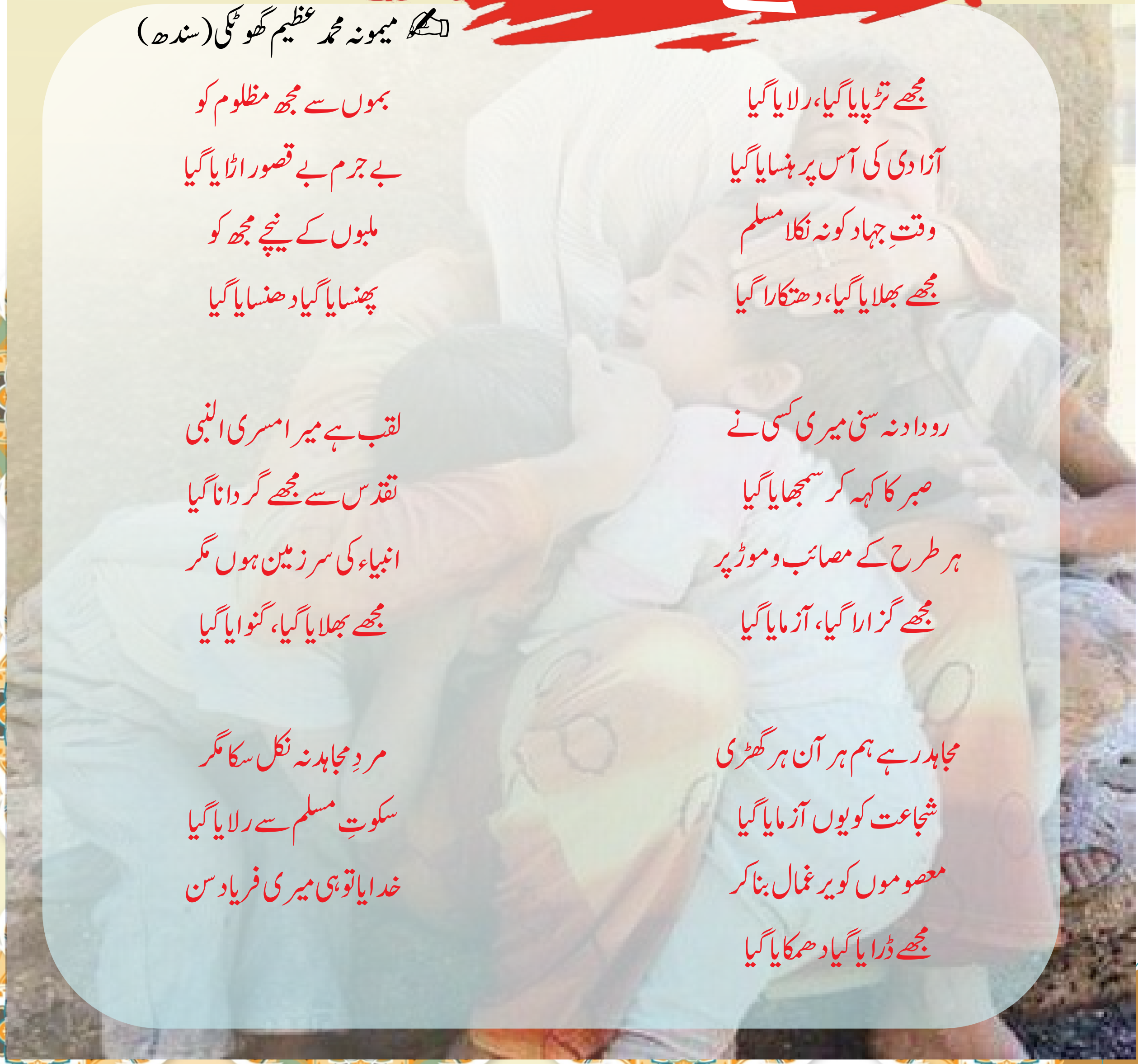

مجھے تڑپایا گیا، رلایا گیا
آزادی کی آس پر ہنسایا گیا
وقتِ جہاد کو نہ نکلا مسلم
مجھے بھلایا گیا، دھتکارا گیا

بموں سے مجھ مظلوم کو
بے جرم بے قصور اڑایا گیا
ملبوں کے نیچے مجھ کو
پھنسایا گیا دھنسایا گیا

روداد نہ سنی میری کسی نے
صبر کا کہہ کر سمجھایا گیا
ہر طرح کے مصائب و موڑ پر
مجھے گزارا گیا، آزمایا گیا

لقب ہے میرا مسری النبی
تقدس سے مجھے گردانا گیا
انبیاء کی سرزمین ہوں مگر
مجھے بھلایا گیا، گنوایا گیا

مجاہد رہے ہم ہر آن ہر گھڑی
شجاعت کو یوں آزمایا گیا
معصوموں کو یرغمال بنا کر
مجھے ڈرایا گیا دھمکایا گیا

مردِ مجاہد نہ نکل سکا مگر
سکوتِ مسلم سے رلایا گیا
خدایا تو ہی میری فریاد سن

# چلئے فلسطین چلتے ہیں

پہلی قسط

محمد طیب سکھیرا

فلسطین دو حصوں میں تقسیم ہے ایک حصہ غزہ کہلاتا ہے جسے حماس کنٹرول کرتا ہے جبکہ دوسرے حصے کو مغربی کنارہ کہا جاتا ہے جسے الفتح کنٹرول کرتی ہے۔ جسے عرف عام میں فلسطینی اتھارٹی کہا جاتا ہے یہ وہی فلسطینی اتھارٹی ہے جس کی صدارت محمود عباس کے پاس ہے اور یہی فلسطینی کاز کے حامی ممالک میں سفارتی و مذاکراتی امور کی ذمہ دار ہے۔

غزہ میں حماس اور اسلامک جہاد جیسی تنظیموں کا مستقبل کیا ہے اور ان سے کیسے نمٹا جائے اور موجودہ جنگ کا انجام کیا ہوگا یہ وہ سوال ہے جس کے جواب کیلئے دنیا بھر کے چوٹی کے شہ دماغ سر جوڑے بیٹھے ہیں اس سوال کے جواب سے پہلے آپ کو حماس سے متعلق چند حقائق کا جاننا ضروری ہے۔

بنیادی طور پر اس تحریر کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں پہلا حصہ حماس کے اثر و نفوذ، اس کے مستقبل کا ہے جبکہ دوسرے حصے میں غزہ کی موجودہ صورتحال اور زمینی جنگ کے متوقع منظر نامے کا جائزہ لیں گے۔

ا۔ حماس کے دو دھڑے ہیں ایک سماجی و سیاسی خدمات انجام دیتا ہے۔ جو سکولوں اور اسپتالوں کی تعمیر و تنظیم سے لے کر مختلف رفاہی خدمات انجام دیتا ہے ساتھ ہی ساتھ ملکی سیاست میں بھی اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی سربراہی حماس کا سیاسی بیورو کرتا ہے۔ جو عموما خالد مشعل کی زیر قیادت کام کرتا ہے جو قطر میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں یہی سیاسی بیورو عمومی مذاکرات اور دیگر سیاسی امور بھی انجام دیتا ہے جبکہ دوسرا دھڑہ جو ایک سابق شہید فلسطینی کمانڈر کے نام سے موسوم ہے "قسام" کہلاتا ہے۔

ہم اس تحریر میں حماس کا ذکر قسام کے نام سے ہی کریں گے قسام صرف اسرائیل کے خلاف جنگی کاروائیوں کا ذمہ دار ہے۔ یہی گروہ "طوفان الاقصی" نامی آپریشن کی کمان کر رہا ہے۔ ۲۰۰۵ میں اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون نے نہ صرف اپنی تمام افواج غزہ سے نکال لیں۔ بلکہ غزہ میں قائم یہودی آبادکاروں کی بستیاں بھی ختم کر دیں۔ یوں غزہ فلسطینیوں کے ہاتھ واپس آ گیا۔

حماس غزہ اور اس کے اکناف میں دو دہائیوں سے موجود تھی لیکن محفوظ ٹھکانہ نہ ہونے کی وجہ سے حماس کا اسرائیلی افواج کے ساتھ چوہے بلی کا کھیل چلتا رہتا تھا اسرائیلی افواج کے غزہ سے نکلے تو حماس کو غزہ کی صورت میں ایک محفوظ پناہ گاہ میسر آ گئی۔

حماس کی اصل اٹھان ۲۰۰۵ میں غزہ سے اسرائیلی انخلاء کے بعد ہی شروع ہوئی ۲۰۰۶ میں فلسطینی انتخابات ہوئے۔ ان انتخابات میں حیران کن طور پر حماس نے غزہ اور مغربی کنارے دونوں میں فلسطین کی سب سے پرانی مزاحمتی و سیاسی تنظیم "الفتح" کو چاروں شانے چت کر دیا اور حماس کے موجودہ سیاسی قائد اسماعیل ہنیہ

فلسطین کے وزیر اعظم منتخب ہو گئے۔ ان انتخابات کے نتائج کو اسرائیل اور اس کے مغربی حواریوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

یوں ح م اس کی قائم کردہ فلسطینی حکومت کا معاشی بائیکاٹ شروع کر دیا گیا۔ الفتح اور ح م اس کے آپسی اختلافات کو بھی ہلکی آنچ پر بھڑکا یا جاتا رہا۔ نتیجتاً الفتح اور ح م اس میں زبردست خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ ح م اس نے غزہ سے الفتح کو نکال باہر کیا۔ جوابا مغربی کنارے سے الفتح نے ح م اس کو بے دخل کر دیا۔

اس دن سے لے کر آج تک الفتح مغربی کنارے اور ح م اس غزہ کو کنٹرول کرتی آرہی ہیں۔ اس دوران ح م اس نے ۲۰۰۸، ۲۰۱۲، ۲۰۱۴، ۲۰۲۱ میں اسرائیل کے ساتھ چار بڑی جنگوں کا سامنا کیا۔ ہر جنگ کے بعد ح م اس کا ذیلی گروہ قسام پہلے سے زیادہ مضبوط ہو کر ابھرا اور یوں یہ جماعت اپنی جڑیں فلسطینی عوام میں مزید گہری کرتی چلی گئی۔ ۲۰۰۸ کی قسام اسرائیل جنگ میں ۱۴۴۰ فلسطینی جن میں زیادہ تر عام شہری تھے اور ۱۳ اسرائیلی مارے گئے تھے۔ ۲۰۱۲ کی قسام اسرائیل جنگ میں ۱۷۷ فلسطینیوں اور چھ اسرائیلیوں کی اموات ریکارڈ کی گئیں۔ ۲۰۱۴ کی قسام اسرائیل جنگ میں ۲۲۵۱ فلسطینی جاں بحق ہوئے جن میں زیادہ تر عام شہری تھے۔ ۶۸ فوجیوں سمیت ۷۴ اسرائیلی بھی ہلاک ہو گئے۔ ۲۰۲۱ کی قسام اسرائیل جنگ میں ۲۴۸ فلسطینی جاں بحق ہوئے جن میں ۶۶ بچے بھی شامل تھے۔ جبکہ ایک فوجی سمیت ۱۳ اسرائیلی ہلاک ہوئے۔

پچھلے بیس سال کی ان باہمی جنگوں اور فلسطین پر عمومی اسرائیلی بمباریوں کا مجموعی تناسب نکالا جائے تو شاید ہزار فلسطینیوں کے مقابل دس اسرائیلیوں کا نقصان ہوا ہو گا جبکہ حالیہ "طوفان الاقصیٰ" آپریشن کی اثر انگیزی کا اندازہ صرف اس بات سے لگایئے کہ اس آپریشن کے پہلے دس دنوں میں اب تک اسرائیل کے مطابق قسام کے ہاتھوں ۱۵۰۰ اسرائیلی مارے جا چکے ہیں۔ جبکہ چار ہزار سے زائد زخمی اس کے علاوہ ہیں۔ جبکہ فلسطینیوں کا نقصان بھی ۳۰۰۰ شہادتوں کے لگ بھگ ہے۔ یعنی اس بار فلسطینیوں کے مقابل اسرائیلی نقصان بہت زیادہ ہے۔

فلسطینیوں کیلئے تو شہادتیں ویسے بھی کوئی نئی بات نہیں ہیں کہ وہ دہائیوں سے ان حالات کے عادی ہو چکے ہیں البتہ اسرائیل کیلئے یہ جانی و معاشی نقصان بہت بڑا ہے۔ لیکن اسرائیل کیلئے ان سب سے بڑا نفسیاتی نقصان یہ ہے کہ اس کا ۷۰ سال سے "نا قابل تسخیر اسرائیل" کا نعرہ فلسطینیوں نے اپنے قدموں تلے روند دیا ہے۔ اس پر مستزاد یہ ہے کہ فلسطینی مزاحمتی گروپوں نے ۳۰۰ سے ۴۰۰ اسرائیلی یرغمالی بھی بنا لئے ہیں۔ جو قسام اور اس کے اتحادیوں کے پاس قید ہیں۔ ایک اسرائیلی یرغمالی کی قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ ۲۰۰۶ کی ایک اسرائیلی دراندازی میں قسام نے "گیلاد شالیت" نامی ایک فوجی کو

یرغمال بنایا تھا۔ جسے قسام نے پانچ سال بعد ۲۰۱۱ میں اسرائیل کے ساتھ ایک سودے بازی میں استعمال کیا۔ اوراس کے بدلے میں ۱۰۲۷ فلسطینی رہا کروائے گئے۔ جن میں قسام کے کئی بڑے جنگجو رہنما بھی شامل تھے۔ جو آج بھی اسرائیل کو تگنی کا ناچ نچا رہے ہیں۔

فلسطین کے ہزاروں بے گناہ قیدی اسرائیلی

یرغمالی اسرائیل کے گلے کی وہ ہڈی بن چکے ہیں۔ جسے نہ وہ نگل سکتا ہے نہ اگل سکتا ہے۔

اسرائیل اور اس کے اتحادی ہر صورت ان قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ عربوں سے بھی ان قیدیوں کی بازیابی کیلئے مدد کا بار بار کہا جا رہا ہے۔ قسام تو پہلے ہی اسرائیلی حملے رکنے تک ایسی کسی بھی بات چیت سے

عقوبت خانوں میں جانوروں کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔

اسرائیل نے ان میں سے اکثر فلسطینیوں کو بغیر کسی جرم صرف اپنی سلامتی کے لئے خطرہ تصور کرتے ہوئے اپنی قید میں رکھا ہوا ہے۔ جسے وہ "انتظامی حراست" کا نام دیتا ہے۔ قسام ان یرغمالیوں کے بدلے اپنے جنگجو ساتھیوں سمیت تمام بے گناہ فلسطینی قیدیوں کو چھڑوانا چاہتا ہے اس کے ساتھ ساتھ قسام غزہ کے محاصرے کو ختم کروانے سمیت دیگر فلسطینی مطالبات منوانے کا بھی خواہاں ہے۔ یہ

انکاری تھا۔ یرغمالیوں اور اسرائیلی نقصان کے حساب سے دیکھا جائے۔ تو حالیہ جنگ میں قسام بہت مضبوط پوزیشن پر کھڑی ہے لیکن کل رات غزہ کے اہلی ہسپتال پر اسرائیلی حملے نے جنگ کا رخ یکسر بدل دیا ہے۔ گزشتہ رات سے اردن اور مغربی کنارے میں عوام اپنے عرب رہنماؤں پر شدید غم وغصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔

مظاہرے مسلسل جاری ہیں اور مقامی پولیس کے ساتھ ان مظاہرین کی جھڑپیں بھی رپورٹ ہوئی ہیں۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

# کوالٹی پر کمپرومائز ہو سکتا ہے مسلمانوں کے خون پر نہیں!

مہینے کی پہلی تاریخ آرہی ہے۔ زیادہ تر گھروں میں مہینے کے شروع میں ہی پورے ماہ کا سودا سلف اور راشن لیا جاتا ہے۔ آپ سب سے درخواست ہے خوب سنبھل کر خریداری کریں! پاکستانی مصنوعات خریدیں اور یہودی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

یادرکھیں! کوالٹی پر کمپرومائز ہو سکتا ہے، مسلمانوں کے خون پر نہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی قربانی کو قبول فرمائے اور پوری امت مسلمہ کا حامی وناصر ہو جائے۔ (آمین یارب العالمین)

| | اسرائیلی مصنوعات | پاکستانی مصنوعات |
|---|---|---|
| گھی / کوکنگ آئل | ڈالڈا آئل | سوئی، کسان، میزان |
| چائے کی پتی | Lipton | وائٹل، اسلام آبادی |
| بسکٹ | LU, OREO کمپنی کے تمام بسکٹ | Cocomo, Bisconi, Mayfair, Cafe, Whistlez Butter, English, Peak freen, Rio, Super, Nan Khatai |
| دودھ | ملک پیک، نیڈو (Nido) | Prema, Anhaar Milk, Adam's Milk، طیب، نورپور |
| نوڈلز | Maggi Nodles | (Shoop) Shan Noodles |
| مصالحے | K & N's، نور پروڈکٹ | Young's,National,Sufi Product مجلو پروڈکٹ |
| پاپڑ | Lays | OyeHoye، (اوئے ہوئے) |
| جیم وغیرہ | Nutalla | Young's |
| چاکلیٹ وغیرہ | Dairy Mil, Kitkat | novella, Sonnet, Now, Paradise |
| کسٹرڈ | unilliver، Rafhan یہودیوں کا بڑا پروڈکٹ ہے | نیشنل، مجلو، لذیذہ، Young's کی پروڈکٹ |
| جوس | Fruita Vital ,Nestle ,Tang | Maza, Fruitien، جام شیریں، روح افزا، لیموں پانی |
| آئس کریم | Omore, Walls | Hico |
| ہوٹلز | McDonald's, KFC | Howdy |
| کولڈڈرنک | Cocacola, PEPSI | Gourmet Cola, Amrat Cola |
| بے بی پروڈکٹ | Johanson | Mom's Touch |
| بلیڈ | Gillette Product's | Treet |
| کریم / ریموونگ کریم | Veet, Fair Lovely | Nisa ,Care, Tibat |
| شیمپو | Head & Shoulder, Sunsilk, Pantene, Dove | Bio Amla, Himany by Waseem Badami |
| ٹوتھ پیسٹ | Colgate, Sensodyn | ABC, Miswak |
| صابن | Palmolive, Lux, Dove | Capri, Vital, Sufi, Tibat |
| سرف | Surf Excel, Arial | Sufi، گائے سوپ |
| ڈش واش | Max, Vim | Safon, Sufi |
| ڈائپرز | Pamper / Hugges | LEO, Molfix |
| میک اپ | Loreal / RevLon | مسرت میرزا پروڈکٹ، کاشی، جمیلا، انیکا اوڈہ پروڈکٹس |
| شوز | Empri, Armani ,Boss, Levrs, Marks, Spencer | Service, Sylo, Khadi گل احمد |
| پیڈ | Always | Santex, Butterfly, Mother Comports |

قادیانی پروڈکٹس: مطب حمید دواخانہ، شیزان جوس اور مصالحے، ذائقہ گھی، OCS, Mini Motors، Canolive Oil، دل پسند بسکٹ وغیرہ، عائشہ بوتیک

# مظلوم کی چیخیں

(عبد الباسط ذوالفقار)

یاد رکھا جائے گا کہ جب مظلوم مسلمان اقوام حیات و ممات کی جنگ لڑ رہی تھیں تب امہ کے حکمران خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔ جب قربان گاہ میں فلسطینی و افغانی شکست و فتح سے بے نیاز بے سروسامانی کے عالم میں کسی نصب العین کی خاطر خود کو قربان کیے جا رہے تھے تب امت کے حکمران زبانی کلامی حکمت و تدبر کا درس دیتے اپنی مظلومیت کا رونا رو رہے تھے۔

جب دندناتے اسلحہ بردار اپنی ہی سرزمین سے ڈرا دھمکا کر وہاں کے مکینوں کو علاقہ بدر کر رہی تھی تب مسلم حکمران ظالموں کو گلے لگا کر رواداری کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ جب مقتل کا آسمان گولوں، بموں اور گولیوں سے روشن ہو رہا تھا تب مسلم حکمرانوں کے ہاں ماہِ مقدس کے جشن کا سماں تھا۔ جب قتل گاہوں میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے چیخ و پکار اور فضا میں بارود کی بو تھی تب مسلمان حکمرانوں کی معطر رقص گاہیں طرب و نشاط سے گونج رہی تھیں۔

صدائے لن ترانی کی بازگشت تو سنائی دیتی ہے مگر کوئی ان مظلوم فلسطینیوں، افغانیوں اور کشمیریوں کی آواز بتنا دکھائی نہیں دیتا۔ اور ہم جیسا عامی مسلمان عمیق دکھ میں غلطاں عظیم بوجھ سینے پر اٹھائے چل رہا ہے۔ خودی کی پرورش و لذت نمود میں ہے۔

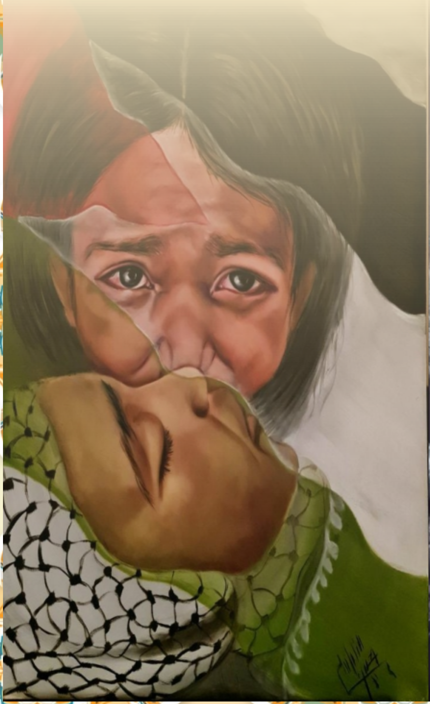

# اصل جنگ کیا ہے؟

قسط

سلمان صدیقی (ڈیجیٹل دانشور)

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کے دو بیٹے تھے اسماعیل اور اسحاق۔ اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام۔ اسرائیل یعنی اللہ کا بندہ اور یہ لقب حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب کفیل مصر بنے تو آپ کو حکم ہوا کہ اپنے تمام خاندان یعنی آل یعقوب کو مصر بلایا جائے۔ اور مصر کی سرزمین کا ایک مخصوص حصہ ان کے لئے مختص کیا گیا۔ اور اللہ کی طرف سے کہا گیا کہ اے آل یعقوب اس سرزمین میں تمھارے لئے برکتیں ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام بارہ بھائی تھے اسی لئے اللہ تعالی نے ان کے لئے بارہ چشمے جاری کیے۔ اور یوں اس سرزمین کا نام حضرت یعقوب کے لقب سے اسرائیل پڑ گیا۔ جسے آج یروشلم بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کی نسل سے کم و بیش ستر ہزار انبیائے کرام آئے۔ حضرت یوسف کے بھائی یہودا کی نسل آگے بڑھی تو اس میں سے آنے والے تمام بنی اسرائیلی یہودی کہلائے۔ وقت گزرتا گیا اور حضرت موسی علیہ السلام کا دور آیا۔ جب فرعون نے مصر کی آپ پر تنگ کی تو بنو اسرائیل کے ساتھ آپکو مصر سے نکلنا پڑا۔

اس دوران بنی اسرائیل پر اللہ تعالی کی بہت سے کرم نوازیاں بھی ہوئیں، جس میں من و سلوی، چشموں کی بہتات، مچھلیوں کے شکار کا ذکر قرآن پاک سے بھی ملتا ہے۔ اور وہیں ہمیں ایک گائے کا ذکر بھی ملتا ہے، جس کے لوتھڑے سے مردے نے اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر اپنے قاتل کا بتایا۔ اس گائے کی نشانیاں اللہ تعالی نے قرآن پاک میں بیان فرمائیں۔ جو کہ ایک سرخ مائل رنگت کی گائے تھی اور ایسی گائے آج بھی یہودیوں کے نزدیک مقدس مانی جاتی ہے۔

حضرت موسی علیہ السلام کے بعد دیگر نبی آئے۔ اس دوران میں حضرت موسی علیہ السلام اور ان کے دور کی کچھ باقیات، تورات، من و سلوی کا کچھ حصہ بنی اسرائیل نے ایک صندوق میں محفوظ کر لیا۔ یہ اللہ کی طرف حضرت آدم کو دیا گیا ایک خاص صندوق تھا جو نسل در نسل نبیوں

کے پاس رہا۔ جسے قرآن میں تابوت سکینہ کے نام پکارا گیا ہے۔ اور یہ یہودیوں کو اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔

حضرت داؤدؑ نے جب جالوت کو ہرا کر اس سے تابوت سکینہ حاصل کیا تو یوں بنی اسرائیل نے انے نبی تسلیم کر لیا۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام اس صندوق کی حفاظت کے لئے ایک ہیکل تعمیر کروانا شروع کیا جو کہ انکی زندگی میں مکمل نہ ہو سکا۔ ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنوں کی مدد سے اس کو مکمل کروایا اور اسی دوران میں آپکی بھی وفات ہو گئی۔

اسی وجہ سے اسے ہیکل سلیمانی کہا جاتا ہے۔

بعد ازاں بابل کے باشاہ بخت نصر نے اسرائیل پر حملہ کیا اور ہیکل سلیمانی کو بھی گرا دیا۔ اور تابوت سکینہ بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ سیپرس دی گریٹ نے دوبارہ یہ شہر حاصل کیا۔ یہودیوں کو دوبارہ یہاں آباد کیا اور تابوت سکینہ کو بھی واپس لایا گیا۔ ہیکل سلیمانی ایک دفعہ پھر تعمیر کیا گیا۔

پھر وقت گزرا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ہوئی۔ جنہیں نعوذ باللہ یہودیوں نے دجال، ناجائز اور کیا کیا لقب دیئے۔ یہاں سے یہودیوں میں سے دو الگ قومیں ہو گئیں ایک یہودی اور دوسرے عیسائی۔

یہودیوں نے سازش کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانا چاہا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس اٹھالیا۔

اس کے بعد یہودیوں اور عیسائیوں میں کئی چھوٹی موٹی جنگیں ہوئیں۔ پھر عیسائی رومی بادشاہ ٹائیٹس نے اس شدت سے یروشلم پر حملہ کیا کہ اس پورے علاقے کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ ہیکل سلیمانی کو گرا دیا۔ جس کی صرف ایک دیوار اس وقت اپنی اصلی حالت میں موجود ہے جسے دیوارِ گریہ کہا جاتا ہے۔ جہاں یہودی جا کر تورات کی تلاوت کرتے ہیں اور گریہ وزارہ کرتے ہیں۔ تابوت سکینہ بھی نہ جانے کہاں غائب ہو گیا۔

ٹائٹس کے حملے کے بعد یہودی آخری نبی کے انتظار میں تھے۔ کیونکہ اللہ پاک کا ان سے وعدہ تھا کہ انہیں پھر عروج بخشا جائے گا۔

اس وعدہ کا ذکر سورہ البقرہ میں بھی موجود ہے کہ "اے بنی اسرائیل، ان نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر کی گئیں، اور اپنا وعدہ پورا کرو (ایمان لاو) تاکہ ہم بھی اپنا وعدہ پورا کریں۔"

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہیکل سلیمانی کی تین دفعہ تعمیر ہو گی۔ جو کہ دو دفعہ ہو چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (جاری ہے)

# بدلتے منظر

عائشہ فیض کراچی

آج ایک ہفتہ ہو چکا تھا ان کے گھر میں پانی بلکل ختم ہو گیا تھا۔بچوں کو روتا بلکتا دیکھ اس کا کلیجہ پھٹ رہا تھا۔وہ سب کل ملا کر دس افراد تھے۔جو اپنے گھر میں محفوظ تھے!ان کے ارد گرد کے گھر 'کھنڈر' بن چکے تھے اور گھر کے مکین 'لاشیں'۔یہ حملہ بہت خطرناک تھا۔وہ اٹھا اور گھر سے باہر پانی کی تلاش میں جانے لگا سب گھر والوں نے بہت روکا لیکن وہ نہ مانا اور نکل گیا!

چند لمحوں بعد ہی اس کی چیخ کی آواز سنائی دی!سب دوڑتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگے مگر اسماعیل چاچا دروازے کے پاس آکر کھڑے ہو گئے!اور سب کو باہر جانے سے روک دیا،مگر کچھ ہی دیر بعد دروازہ بجا اور اس کی آواز آئی سب کی جان میں جان آئی اور دروازہ کھول دیا گیا وہ لڑھکتے ہوئے اندر داخل ہوا اسے دیکھ کر سب کو چیخیں نکل گئی ایک ہاتھ اور ایک پاؤں سے معذور ہو چکا تھا دوسرے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی جسے اب تک اس نے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔کافی خون بہہ چکا تھا اور جلدی جلدی اس کی بہن جو ڈاکٹر تھی اس نے پٹیاں باندھیں پانی پلایا وہ ایک پانی کی بوتل کے لئیے ساری زندگی کے لئے معذور ہو گیا تھا۔

حملہ آوروں کی اکثریت نے منہ ڈھانپ رکھے تھے جس کی وجہ سے وہ کچھ زیادہ ہی خوفناک لگ رہے تھے۔ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ظلم وبربریت کی یہ جنگ آج ہی اپنی خون کی پیاس بجھالے گی۔خون کا دریا پانی کی مانند بے تحاشہ بہہ رہا تھا۔

عورتیں اپنے دودھ پینے کی عمر کے مردہ بچوں کو سینے سے لگا رکھا تھا۔لوگ انہیں بتاتے کہ یہ بچہ مر گیا ہے لاو ہمیں دو ہم دفنا دیں مگر وہ اس وقت تک نہ چھوڑتیں جب تک کسی گولی یا میزائیل کی زد میں آکر شہادت کا مرتبہ نہ پالیتیں۔

کٹے پٹے جسم ہر جگہ پڑے تھے اتنی مہلت بھی نہ تھی کہ اب دفنایا جاسکے۔ظالموں نے سب تباہ کر دیا تھا قیامت صغری کا دردناک منظر پیش کر رہا تھا۔اب مردہ خانوں میں بھی لاشوں کو رکھنے جگہ نہ بچی تھی آئس کریم کے ٹرکوں میں لاشیں رکھی جانے لگیں جو بچے آئس کریم کھانے والی عمر میں بندوقوں کی گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے تھے جن کے جسم کے حصے دھڑ سے الگ پڑے تھے!

ایک باپ اپنے بچے کے ٹکڑے ایک بیگ میں جمع کر رہا تھا یہ منظر نہ مبالغے کا کوئی ذرہ ہے نہ تصنع کا کوئی زاویہ نہ جھوٹ کا کوئی شائبہ جو بھی ہے سچ ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کچھ کم ہو یا تمام تر مناظر کا تمام تر ذکر نہ کیا جا سکا ہو۔

# حمایت تو کیجئے!!!

(یونس تحسین)

کرنا نہیں ہے کچھ بھی حمایت تو کیجئے
ہیں کس کے ساتھ آپ وضاحت تو کیجیے

اقصیٰ سے اپنے دین کی نسبت قدیم ہے
نسبت کی آگے بڑھ کے حفاظت تو کیجیے

جن کے لیے رسول بشارت ہیں دے گئے
ان کے لئے سخن کی جسارت تو کیجیے

ہم نے مزاحمت کو بھی دہشت بنا دیا
اب ظلم ہورہا ہے ملامت تو کیجیے

انسانیت کا درس اٹھا کر کہاں چلے
مرتے ہوؤں کی مڑ کے زیارت تو کیجیے

ستم بدل تو سکتے نہیں ہیں مگر جناب
ستم کے ساتھ تھوڑی بغاوت تو کیجیے

کچھ کیجیے نہ کیجیے دنیا کے سامنے
مظلوم کی طرف سے وکالت تو کیجیے

یہ جتنے پھونکوں والے ہیں بابے کرامتی
ان سے کہیں کہ کوئی کرامت تو کیجیے

اقصیٰ کی سمت آنکھیں گھمائیں ذرا جناب
چیخ و پکار اس کی سماعت تو کیجیے

اللہ نے خلیفہ بنایا ہے آپ کو
تحسین تھوڑا پاسِ خلافت تو کیجیے

اللھم انصر اخواننا المسلمین فی فلسطین
اللھم اعز الاسلام والمسلمین آمین